۵ تعلیمی پیش رفت

اس سبق میں ہم بھارتی تعلیمی نظام کے اہم مراحل اور منصوبوں کا مختصر جائزہ لیں گے جس میں ابتدائی، ثانوی اور اعلیٰ تعلیم پر گفتگو کی گئی ہے۔ اسی کے ساتھ بھارت کے چند نمایاں شعبوں میں تحقیقی اداروں کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔ اس سے ہم اپنے ملک کے تعلیمی نظام کو بہ آسانی سمجھ سکیں گے۔

ہمارے ملک میں تعلیم کے مسئلے کی سنگینی کا اندازہ آزادی کے بعد ۱۹۵۱ء میں پہلی مردم شماری کے اعداد وشمار سے لگایا گیا ہے۔ پہلی مردم شماری میں خواندگی کی شرح ۱۷ فیصد تھی۔ اس میں مندرجہ ذیل کے لحاظ سے اضافہ ہوا۔

مردم شماری (سال)	خواندگی
۱۹۷۱ء	۳۴٪
۱۹۸۱ء	۴۳٪
۱۹۹۱ء	۵۲٪
۲۰۰۱ء	۶۴٪

خواندگی کی شرح میں اضافہ حکومت کے لیے ایک بڑا مسئلہ تھا جسے حل کرنے کے لیے حکومت نے مختلف تدابیر کیں۔

ابتدائی تعلیم : ۶ سے ۱۴ سال کی عمر کے بچوں کو دی جانے والی تعلیم کو ابتدائی تعلیم کہا جاتا ہے۔ ۱۹۸۸ء میں مرکزی حکومت نے ابتدائی تعلیم کی توسیع اور تعلیمی معیار میں اصلاح کے لیے ’تختہ-کھریا‘ منصوبہ شروع کیا جو ’آپریشن بلیک بورڈ‘ کے نام سے جانی جاتی ہے۔ اسکولوں کے معیار میں بہتری، اقل ترین تعلیمی ضروریات کی تکمیل، کم از کم دو مناسب کمرے، دو اساتذہ میں سے ایک خاتون معلم، تختۂ سیاہ، نقشہ، تجربہ گاہ کے لوازمات، چھوٹا کتب خانہ، میدان اور کھیلوں کے سامان کے لیے حکومت نے اسکولوں کو امداد فراہم کی۔ اس منصوبے کے تحت ابتدائی تعلیمی نظام کو تیز رفتار ہونے میں مدد ملی۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

۱۹۶۰ء میں ریاست مہاراشٹر کے قیام کے بعد حکومت نے ریاست کے لیے پہلی جماعت سے ساتویں جماعت تک کے لیے یکساں نصاب نافذ کرنے کا فیصلہ کیا۔ ممبئی کے ایس۔ٹی۔ کالج کے پرنسپل جناب سیّد رؤف کو نصاب کا مسودہ تیار کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔

۱۹۹۴ء میں اس اسکیم میں توسیع کر کے ۱۰۰ر سے زیادہ طلبہ والے اسکولوں کو ایک اضافی کمرۂ جماعت اور ایک اضافی معلم کے تقرر کی شق بنائی گئی۔ لڑکیوں کے اسکولوں، درج فہرست ذاتوں اور قبائل کی اکثریت والے اسکولوں اور دیہی علاقوں کو ترجیح دی گئی۔ اساتذہ کی تقرری میں ۵۰ فیصد اسامیوں پر معلّمات کے تقرر کی شرط حکومت کے سامنے رکھی گئی۔ ۱۹۹۴ء میں ابتدائی تعلیم کی ہمہ گیری کے لیے ’ضلعی ابتدائی تعلیم پروگرام‘ (DPEP) شروع کیا گیا۔ مہاراشٹر کے ساتھ دیگر سات ریاستوں میں اس پروگرام کی ابتدا کی گئی۔ اس پروگرام میں ابتدائی اسکولوں میں طلبہ کی ۱۰۰ فیصد حاضری، طلبہ کی ضائعگی کی روک تھام، لڑکیوں کی تعلیم، معذوروں کی تعلیم، ابتدائی تعلیم سے متعلق تحقیق اور قدر پیمائی، متبادل تعلیم، سماجی بیداری جیسی سرگرمیاں شامل تھیں۔ طلبہ کی مناسب نشوونما کے لیے ۱۹۹۵ء میں ’دوپہر کی غذا کا منصوبہ‘ شروع کیا گیا۔

کیا یہ ممکن ہے؟

۱۹۹۱ء میں کیرالا مکمل طور پر خواندہ ریاست بن گیا۔ ریاست مہاراشٹر کو مکمل خواندہ بنانے کے لیے کیا تدابیر کی جاسکتی ہیں؟

کیا آپ جانتے ہیں؟

تارابائی موڈک نے بورڈی اور کوسباڑ میں تعلیمی خدمات کا آغاز کیا۔ ادی واسی لڑکوں کے لیے آنگن واڑی شروع کی۔ عملی سرگرمی کے ذریعے تعلیم، کُرَن اسکول، تکنیکی پیشہ ورانہ تعلیم کے فروغ کے لیے انھوں نے کڑی محنت کی۔

انوتائی واگھ نے ضلع تھانہ کے کوسباڑ میں ادی واسیوں کی ترقی کے لیے ایک تنظیم قائم کی۔ اس تنظیم کو 'کوسباڑ منصوبہ' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ادی واسیوں کی تعلیم کے لیے انوتائی واگھ نے پالنا گھر، بال واڑیاں، ابتدائی اسکولیں، تعلیم بالغاں کی جماعتیں، بال سیویکا، ٹریننگ کالج وغیرہ جیسے تعلیمی ادارے قائم کیے ہیں۔

ثانوی تعلیم : آزادی کے بعد وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد نے ملک میں تعلیمی شعبے میں بنیادی تبدیلیاں لانے کا فیصلہ کیا جس کے لیے 'یونیورسٹی کمیشن' نامزد کیا گیا۔ اس کمیشن نے ثانوی تعلیم کے لیے ایک علیحدہ کمیشن نامزد کرنے کی سفارش کی۔ اس سفارش کے مطابق ۱۹۵۲-۵۳ء میں 'مُدلیار کمیشن' نامزد کیا گیا۔ اس وقت بھارت میں 'گیارہویں + ڈگری کی چار سالہ تعلیم' یا '۳ + ۱ + ۱۱' اس طرح کا بنیادی تعلیمی خاکہ تھا۔

مولانا ابوالکلام آزاد

کمیشن کی ذمہ داریاں : اس کمیشن نے ثانوی تعلیم، نصاب کی نوعیت، ذریعۂ تعلیم، طریقۂ تعلیم وغیرہ کا مطالعہ کرکے اپنی سفارشات پیش کیں۔ اس کمیشن نے اعلیٰ ثانوی جماعتوں کا تصور پیش کیا۔ ملک بھر میں اس نظام پر عمل آوری میں مشکلات پیش آئیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

مہاراشٹر راجیہ ثانوی اور اعلیٰ ثانوی تعلیم بورڈ : یہ ادارہ پونہ میں یکم جنوری ۱۹۶۶ء کو قائم کیا گیا۔ اس ادارے کے ذریعے دسویں اور بارہویں کے اسکولی امتحانات منعقد کیے جاتے ہیں۔ بورڈ کے ذریعے 'شکشن سنکرمن' نامی ماہنامہ شائع کیا جاتا ہے۔

کوٹھاری کمیشن : ۱۹۶۴ء میں ڈاکٹر ڈی۔ ایس کوٹھاری کی صدارت میں ایک کمیشن نامزد کیا گیا۔ اس کمیشن کی کارکردگی میں جے۔ پی۔ نائک کا اہم کردار تھا۔ اس کمیشن نے ثانوی، اعلیٰ ثانوی اور جامعاتی (یونیورسٹی) سطحوں پر تعلیم (۳+۲+۱۰) کا خاکہ پیش کیا۔ اس نظام پر ۱۹۷۲ء سے عمل آوری شروع کی گئی۔ کوٹھاری کمیشن نے تعلیم کا یکساں قومی طریقہ، مادری زبان، تعلیم میں ہندی اور انگریزی زبانوں کی شمولیت، مسلسل تعلیم، تعلیم بالغاں، مراسلاتی تعلیم، فاصلاتی تعلیم، آزاد (اوپن) یونیورسٹی جیسی تجاویز پیش کیں۔ درج فہرست ذاتوں اور قبائل جیسے محروم طبقات کو فوقیت دینا، سرکاری تخمینے میں تعلیمی اخراجات کی مد میں اضافہ کرنا جیسی سفارشات کیں۔ ریاست مہاراشٹر نے ۳ + ۲ + ۱۰ کے تعلیمی خاکے کو ۱۹۷۲ء میں اختیار کیا اور ۱۹۷۵ء میں دسویں کا پہلا اسکولی امتحان منعقد کیا گیا۔

ڈاکٹر ڈی۔ ایس۔ کوٹھاری

جے۔ پی۔ نائک

کوٹھاری کمیشن کے مطابق تعلیم کے مقاصد :

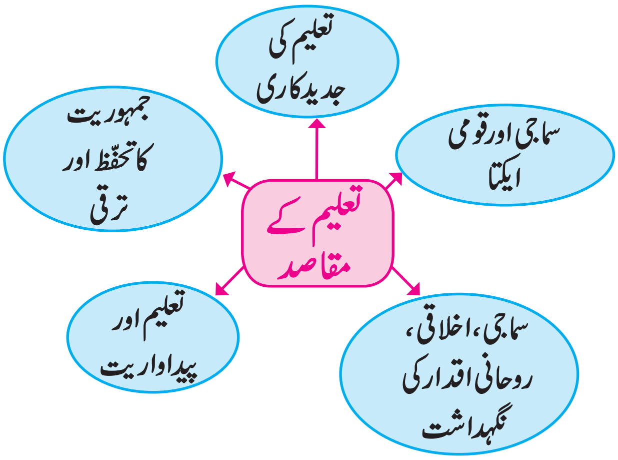

اعلیٰ تعلیم

آزادی کے بعد کے دور میں تعلیم : آزادی کے بعد مرکزی حکومت نے ۱۹۴۸ء میں ڈاکٹر سروپلّی رادھا کرشنن کی صدارت میں 'جامعاتی تعلیمی کمیشن' نامزد کیا۔ کمیشن کو معاشی امداد، یونیورسٹیوں کا درجہ و معیار اور موافقت کی ذمہ داریاں سونپی گئیں۔

ڈاکٹر سروپلّی رادھا کرشنن

طریقۂ کار : کمیشن نے پنجسالہ طریقہ اختیار کیا۔ حکومت کی معرفت یونیورسٹیوں کے لیے وظیفہ (گرانٹ) منظور کرکے اس کی تقسیم کا کام شروع کیا گیا۔ کمیشن جامعاتی تعلیم کی منصوبہ بندی، نصاب میں باقاعدگی، تعلیم کے توسط سے قومی ضروریات کو فوقیت اور اعلیٰ تعلیم کے مختلف منصوبے تیار کرکے ان پر عمل آوری جیسے کام انجام دیتا ہے۔ کمیشن نے جامعی ترقی کے لیے انتظامیہ کا قیام، گریجویشن کے بعد تدریس کے لیے ترقی یافتہ تدریسی مراکز اور نئی یونیورسٹیوں کے قیام میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ بھارت میں 'دوردرشن' کی آمد کے بعد کمیشن کی جانب سے 'کنٹری وائڈ کلاس روم' نامی پروگرام نشر کیا گیا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

۱۹۶۵ء میں مہاراشٹر میں فنون (آرٹ) کی تعلیم کی منصوبہ بندی اور فنون کے اداروں کے ذریعے عمل آوری کے لیے فنون ڈائرکٹوریٹ قائم کیا گیا۔ اسکولی سطح پر لیے جانے والے 'ڈرائنگ گریڈ' امتحان کے انعقاد کی ذمہ داری اس محکمے کو سونپی گئی۔

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

(NCERT) : یکم ستمبر ۱۹۶۱ء کے روز دہلی میں NCERT کا قیام عمل میں آیا۔ اسکولی تعلیم، ہمہ جہت تعلیمی پالیسی اور تعلیمی منصوبوں پر عمل آوری سے متعلق حکومت کو معاونت اس ادارے کے اہم مقاصد ہیں۔ NCERT کو تعلیمی تحقیق، ترقی، تربیت، توسیع، تعلیمی پروگرام، اسکولی نصاب اور درسی کتابوں کی تیاری کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ اس ادارے نے مرکزی بورڈ برائے ثانوی تعلیم کی مدد سے اسکولی نصاب اور درسی کتابیں تیار کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ NCERT نے ابتدائی اور ثانوی تعلیم کے حوالے سے ریاستوں کو رہنمائی فراہم کی ہے۔ اساتذہ کے لیے 'رہنمائے معلم'، عملی بیاض، تدریسی تربیت، درس و تدریس کے وسائل کا فروغ، قومی سطح پر ٹیلنٹ سرچ امتحانات جیسے پروگرام منعقد کیے۔ NCERT کی طرز پر تمام ریاستوں میں SCERT قائم کی گئیں۔

مہاراشٹر میں ۱۹۸۴ء میں MSCERT پونہ میں قائم کی گئی۔ یہ ادارہ ابتدائی تعلیم کا معیار بڑھانے، اساتذہ کے لیے دورانِ ملازمت تربیت، نصاب اور قدر پیمائی سے متعلق تربیت، دسویں اور بارہویں کے بعد پیشہ ورانہ کورس کے انتخاب میں طلبہ کی رہنمائی جیسی تعلیمی ذمہ داریاں ادا کرتا ہے۔ اس ادارے کو 'ودیا پرادھی کرن' بھی کہا جاتا ہے۔ اس ادارے کی جانب سے ماہنامہ 'جیون شکشن' شائع کیا جاتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی و ابھیاس کرم سنشودھن منڈل یعنی اِدارہ 'بال بھارتی' کا قیام ۲۷رجنوری ۱۹۶۷ء کو پونہ میں عمل میں آیا۔ اِدارہ بال بھارتی اسکولی طلبہ کے لیے پہلی سے بارھویں جماعت تک کی درسی کتابیں تیار کرنے کا کام کرتا ہے۔ یہ درسی کتابیں مراٹھی، ہندی، انگریزی، اُردو، کنڑ، سندھی، گجراتی اور تیلگو ان آٹھ زبانوں میں تیار کی جاتی ہیں۔ یہ ادارہ طلبہ کے لیے ماہنامہ 'کشور' شائع کرتا ہے۔

قومی تعلیمی پالیسی ۱۹۸۶ء :

اس پالیسی کے مطابق سماج کی بدلتی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ابتدائی، ثانوی اور اعلیٰ ثانوی تعلیم میں بنیادی نوعیت کی تبدیلیاں کی گئیں۔ اس پالیسی میں تمام ریاستوں کے لیے یکساں اقل ترین قومی نصاب تجویز کیا گیا جس کے تحت ملک کے تمام طلبہ کو تعلیم کے یکساں مواقع کی فراہمی متوقع ہے۔ اس قومی نصاب میں ہر ریاست کی ثقافتی، جغرافیائی اور تاریخی ضروریات کے مطابق لچک کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

صلاحیتوں پر مبنی ابتدائی تعلیم کا نصاب ۱۹۹۵ء :

ابتدائی تعلیم کا نصاب ۱۹۸۸ء کے عمل پذیر ہوتے ہی قومی سطح پر اقل ترین آموزشی صلاحیت کے تعین کے لیے ڈاکٹر آر۔ایچ۔ دَوے کی صدارت میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ دَوے کمیٹی نے زبان، ریاضی اور ماحولیاتی مطالعہ مضامین کے لیے پانچویں جماعت تک اقل ترین آموزشی صلاحیتوں کی جدولیں تیار کیں جن میں یہ بتایا گیا تھا کہ ایک ہی جماعت میں کس ترتیب کے ساتھ صلاحیتوں کو فروغ دینا چاہیے۔

قومی تعلیمی پالیسی ۱۹۸۶ء کی مؤثر عمل آوری کے لیے قومی سطح پر تیار کیے گئے سرگرمی مرکوز پروگرام پر مبنی 'ابتدائی تعلیم کا نصاب ۱۹۸۸ء' تیار کیا گیا۔

سیٹلائٹ کا استعمال :

۱۹۷۵ء میں بھارت کو تعلیمی ضروریات کی تکمیل کے لیے سیٹلائٹ کے استعمال میں کامیابی حاصل ہوئی۔ اسرو (ISRO)

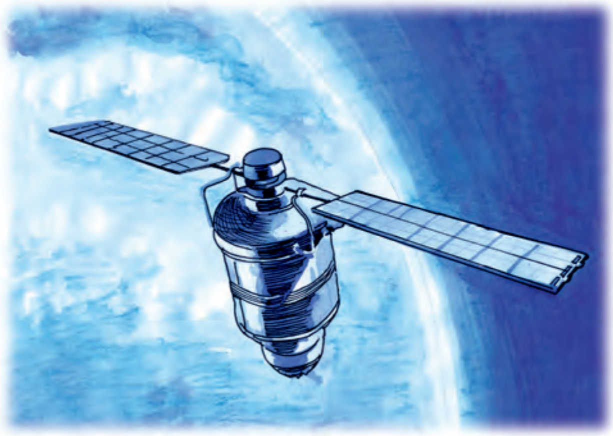

ایجوسیٹ سیٹلائٹ

کے سائنسداں ایکناتھ چٹنس نے اس کام میں نہایت اہم کردار ادا کیا۔ تعلیمی ضروریات کے مدنظر 'SITE' یعنی Satellite Instructional Television Experiment نامی تجربہ احمدآباد میں واقع اسپیس اپلی کیشن سینٹر کی رہنمائی میں کیا گیا۔ 'سیٹلائٹ کے ذریعے تعلیمی نظام' کا تصوّر یہیں سے آگے بڑھا۔ اس پروگرام میں بھارت کو امریکہ کی مدد حاصل تھی۔ یہیں سے دیہی علاقوں میں معیاری تعلیم کا انتظام کرنا ممکن ہو پایا۔

اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی (IGNOU) :

ملک میں ہر خاص و عام کے گھر تک علم کے دریا کی رسائی کے لیے اس یونیورسٹی کا قیام عمل میں آیا۔ اقوامِ متحدہ نے ۱۹۷۰ء کو 'عالمی تعلیمی سال' ظاہر کیا تھا۔ اسی سال اس موضوع پر بھارت کے محکمے برائے تعلیم و سماجی انصاف، انفارمیشن و براڈکاسٹنگ، یونیورسٹی گرانٹس کمیشن اور یونیسکو کے اشتراک سے نئی دہلی میں ایک

مذاکرے کا انعقاد کیا گیا۔اسی مذاکرے کے بعد اوپن یونیورسٹی قائم کرنے کا تصور سامنے آیا۔

۱۹۷۴ء میں حکومت نے پی۔ پارتھا سارتھی کی صدارت میں ایک کمیٹی تشکیل دی۔ اس کمیٹی کی تجاویز اور سفارشات کے مطابق ۲۰؍ستمبر ۱۹۸۵ء کو اوپن یونیورسٹی نے ایک شکل حاصل کی۔ اس یونیورسٹی کو وزیر اعظم اندرا گاندھی سے منسوب کیا گیا۔

معلومات حاصل کیجیے۔

مہاراشٹر میں ناشک کے مقام پر ۱۹۸۹ء میں یشونت راؤ چوان مہاراشٹر اوپن یونیورسٹی قائم کی گئی۔ اس یونیورسٹی کے بارے میں انٹرنیٹ کے ذریعے معلومات حاصل کیجیے۔

جو لوگ رسمی طور پر کالج کی تعلیم حاصل نہیں کر پائے انھیں اس اوپن یونیورسٹی میں تعلیمی اہلیت، عمر اور دیگر شرائط پر مراعات دی گئیں۔ اس یونیورسٹی نے ۱۹۹۰ء میں آکاش وانی اور دوردرشن کے توسط سے سمعی اور بصری طریقے سے فاصلاتی تعلیم کا پروگرام شروع کیا۔ یونیورسٹی کی مختلف شاخوں میں ایک ہزار سے زیادہ کورسیس چلائے جاتے ہیں۔ اس یونیورسٹی نے ملک بھر میں ۵۸؍تربیتی مراکز اور بیرونی ممالک میں ۴۱؍مراکز کے ذریعے تعلیم کا انتظام کیا۔

تحقیقی ادارہ

سائنس : آزادی کے بعد ملک میں سائنسی تحقیق کو رواج دینے اور سائنسی تحقیق کے فوائد عوام تک پہنچانے کے لیے ۱۹۵۰ء میں 'کونسل آف سائنٹفک اینڈ اِنڈسٹریل ریسرچ' نامی ادارہ قائم کیا گیا۔ طبیعات، کیمیا، ادویہ، فوڈ پروسیسنگ، کان کنی جیسے شعبوں میں تحقیقی کاموں کا آغاز ہوا۔ اس ادارے کے تحقیقی کاموں کے فوائد ملکی صنعتوں تک پہنچانے کے لیے صنعتی اداروں کے ساتھ معاہدے کیے گئے جس کی وجہ سے برآمدات میں کمی ہوئی اور غیر ملکی زرِمبادلہ میں بچت ہوئی۔ اس ادارے نے بنیادی تحقیق کو رواج دیا اور بیرونی ممالک میں زیرِ تعلیم طلبہ کو ملک واپس لانے میں اہم کردار ادا کیا۔

اس ادارے میں انتخابات کے دوران اُنگلی پر لگائی جانے والی روشنائی، موسمی بخار، فیل پا، ٹی بی جیسی بیماریوں کی دوائیں، مصفائے آب تکنیک، بانس کی پیداوار کی میعاد میں تخفیف جیسے کاموں کے ساتھ ساتھ DNA ، ملک میں فنگر پرنٹنگ تکنیک کا سب سے پہلے استعمال، اندمان کے ادی واسیوں کا مطالعہ کرکے ان قبائل کی تاریخ کا ساٹھ ہزار برس قدیم ہونا ثابت کرنا اور زلزلوں کی پیشگی اطلاع جیسے کام بھی انجام دیے۔

CSIR نے نمولی کا بطور جراثیم کش استعمال، زخم بھرنے کے لیے ہلدی کا استعمال، چاول کے حقِ ملکیت (پیٹنٹ) جیسے معاملات میں اہم کردار نبھایا۔ CSIR نے بھارت کی روایتی سائنس کی ڈیجیٹل لغت تیار کرکے اسے آٹھ بین الاقوامی زبانوں میں فراہم کیا۔

ریاضی :

تامل ناڈو میں ۱۹۶۲ء میں National Institute for Research in Mathematical and Physical Science نامی ادارہ قائم کیا گیا۔ مضمون ریاضی میں اس ادارے نے اعلیٰ ترین تحقیقی کاموں کو رواج دیا۔

کمپیوٹر :

۱۹۶۹ء میں ہم نے سودیشی ساخت کا کمپیوٹر تیار کیا۔ ISIJU نامی یہ اوّلین کمپیوٹر Indian Statistical Institute اور جادوپور یونیورسٹی نے مشترکہ طور پر تیار کیا تھا۔ Tata Consultancy Services یعنی TCS نامی کمپنی کو ۱۹۷۴ء میں امریکہ سے سافٹ ویئر سازی کے شعبے میں ٹھیکا (کنٹراکٹ) حاصل ہوا اور بھارت میں سافٹ ویئر صنعت کا آغاز ہو گیا۔ کمپیوٹر کی وجہ سے سائنسی تحقیقات کی رفتار میں اضافہ ہو گیا۔

۱۹۸۷ء میں امریکہ نے بھارت کو سُپر کمپیوٹر دینے سے انکار

کر دیا۔ راجیو گاندھی حکومت نے ملک کا اپنا سُپر کمپیوٹر بنانے کا فیصلہ کیا۔ ۱۹۸۸ء میں مرکزی حکومت نے پونہ میں CDAC یعنی Centre for Development of Advanced Computing نامی تحقیقی ادارہ قائم کیا۔ ۱۹۹۱ء میں ڈاکٹر وِجے بھٹکر کی قیادت میں 'پرم-۸۰۰۰' نامی سُپر کمپیوٹر تیار کیا گیا۔

بھابھا ایٹومک ریسرچ سینٹر (BARC) :

اس ادارے نے Nuclear Physics (جوہری طبعیات)، Solid State Physics (ٹھوس طبعیات)، Spectroscopy (طیف پیمائی)، Chemical and Life Sciences (کیمیائی اور حیاتی سائنسز) جیسے موضوعات پر اہم تحقیقات انجام دیں۔ جوہری بھٹی کی تیاری کی خاطر سائنس دانوں کی تربیت کے لیے ٹریننگ اسکول قائم کیے۔

انجینئرنگ

آئی آئی ٹی : ۱۹۵۱ء میں مغربی بنگال کے کھرگ پور میں بھارت کے پہلے 'Indian Institute of Technology' (IIT) (قومی ادارہ برائے تکنیک) کا قیام عمل میں آیا۔ اس ادارے کا مقصد بھارت میں انجینئرنگ کے تمام شعبوں میں اعلیٰ اور ترقی یافتہ تعلیم فراہم کرنا تھا۔ پوائی (ممبئی)، چینئی، کانپور کے بعد نئی دہلی کے انجینئرنگ کالجوں کو آئی آئی ٹی میں ضم کر دیا گیا۔ اس ادارے کے قیام میں سوویت روس، امریکہ، جرمنی اور یونیسکو کی مدد لی گئی۔

آئی آئی ٹی اداروں کو خود مختار یونیورسٹیوں کا درجہ دے کر یہاں بی۔ٹیک اور ایم۔ٹیک کورسیس شروع کیے گئے۔ آئی آئی ٹی کی خصوصیات میں اہلیتی امتحان کے ذریعے داخلہ، مناسب فیس اور طلبہ کے لیے تحفظات شامل ہیں۔ ۸۰-۱۹۷۰ء کی دہائی میں اس ادارے کے طلبہ بڑی تعداد میں غیرملکوں میں جانے لگے جس کی وجہ سے برین ڈرین (یعنی اعلیٰ تعلیم یافتہ طلبہ کا مستقل طور پر دوسرے ممالک کو ہجرت کر جانا) کا مسئلہ پیدا ہو گیا لیکن ۱۹۹۰ء میں اس صورتِ حال میں تبدیلی پیدا ہوئی۔ ۱۹۹۴ء میں گواہاٹی (آسام) اور ۲۰۰۱ء میں رُڑکی میں آئی آئی ٹی شروع کیے گئے۔

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ (IIM) :

آئی آئی ٹی میں اعلیٰ سطحی انجینئروں کی تیاری کے بعد ماہر منتظمین بنانے کے لیے مرکزی اور گجرات کی ریاستی حکومت نے احمد آباد میں آئی آئی ایم نامی ادارہ قائم کیا۔ اس ادارے کے قیام میں امریکہ کے ہارورڈ بزنس اسکول نامی ادارے نے مدد کی۔ کولکاتا، بنگلورو، لکھنؤ، کوزی کوڑے، اِندور اور شیلانگ میں آئی آئی ایم (Indian Institute of Management) قائم کیے گئے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

FTII یعنی 'فلم اینڈ ٹیلی ویژن انسٹی ٹیوٹ آف انڈیا' میں فلم سازی سے متعلق باقاعدہ تعلیم دی جاتی ہے۔ ہدایت کاری، تلخیص یا تہذیب کاری (ایڈیٹنگ) اور اداکاری جیسے فلموں سے جڑے تمام پہلوؤں پر سائنسی اور تکنیکی تربیت دینے کا انتظام اس ادارے میں کیا گیا ہے۔ پونہ میں اس ادارے کو 'پربھات فلم کمپنی' کا ورثہ حاصل ہوا۔

نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ڈیزائن (NID) : ۱۹۶۱ء میں صنعتی ڈیزائن (انڈسٹریل ڈیزائن) کے موضوع پر تعلیم دینے کے لیے احمد آباد میں اس ادارے کا قیام عمل میں آیا۔ اس ادارے نے ۶۴-۱۹۶۳ء میں بیسک ڈیزائن، گرافک ڈیزائن، اشیا کی ڈیزائن، وژول کمیونکیشن کے کورسیس شروع کیے۔ اس ادارے نے

ٹرانسسٹر، کیلکولیٹر کے ڈیزائن اور انڈین ایئرلائنز اور اسٹیٹ بینک آف انڈیا کے نشانِ امتیاز (لوگو) تیار کیے ہیں۔

تحقیقی ادارہ - شعبۂ طب

آزادی کے بعد شعبۂ طب میں تحقیقات کے لیے ۱۹۴۹ء میں انڈین کونسل آف میڈیکل ریسرچ ICMR کا قیام عمل میں آیا۔ اس ادارے کو ملک کی یونیورسٹیوں، میڈیکل کالجوں، سرکاری اور غیر سرکاری تحقیقاتی اداروں کو تحقیقات کے لیے تعاون، رہنمائی اور مالی امداد فراہم کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ ملک بھر میں مختلف بیماریوں پر تحقیقات کے لیے ۲۶/ مراکز قائم کیے گئے۔ اس ادارے کی تحقیقات کی وجہ سے ٹی بی اور کوڑھ (جذام) پر قابو پانا ممکن ہوا۔

اس شعبے میں ترقی یافتہ طبّی تعلیم اور تحقیق کو رواج دینے کے لیے 'آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز' (AIIMS) نامی ادارہ قائم کیا گیا۔ اس ادارے کو طبّی سائنس میں گریجویشن اور پوسٹ گریجویشن نصاب کی تعلیمی ذمہ داری سونپی گئی۔ اس ادارے کی خصوصیات میں طبّی سائنس کے بہت سے شعبوں میں گریجویشن اور پوسٹ گریجویشن کی تعلیم دینے والے کالجوں، تحقیقاتی سہولیات کے حامل کالجوں، طبّی تحقیق کی بہترین سہولتیں اور عوامی اسپتال شامل ہیں۔ اس ادارے نے عوام الناس کو مناسب داموں میں طبّی معالجے کی فراہمی، نرسوں کی تربیت کے لیے علیحدہ کالجز، دل کی بیماریوں، دماغی امراض اور آنکھوں کے معالجے کے لیے سُپر-اسپشالٹی مراکز قائم کیے۔ حکومت نے طبّی شعبے کی ترقی کے لیے ۱۹۵۸ء میں 'میڈیکل کونسل آف انڈیا' کی دوبارہ تشکیل کی۔ اسی ادارے کو طبّی تعلیم کے معیار کے تعین اور اس کی نگرانی اور جانچ کی ذمہ داری دی گئی۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

آیوروید، نیچروپیتھی، یونانی اور ہومیوپیتھی معالجاتی طریقوں میں تحقیق اور فروغ کے لیے ۱۹۶۹ء میں 'سینٹرل کونسل فار ریسرچ اِن انڈین میڈیسن اینڈ ہومیوپیتھی' نامی ادارے کی بنیاد رکھی گئی۔ ۱۹۷۹ء میں اس ادارے کو ختم کرکے تین نئے ادارے قائم کیے گئے۔ (۱) سینٹرل کونسل فار ریسرچ اِن یونانی میڈیسن (۲) سینٹرکونسل فار ریسرچ اِن ہومیوپیتھی (۳) سینٹرل کونسل فار ریسرچ اِن یوگ اینڈ نیچر کیور۔

ان اداروں کو متعلقہ معالجاتی طریقوں کے مطابق امراض پر تحقیق، جانچ، دواؤں کی توثیق کی ذمہ داری سونپی گئی۔

سرطان (کینسر) سے متعلق تعلیم : ایڈوانسڈ سینٹر فار ٹریٹمنٹ، ریسرچ اینڈ ایجوکیشن اِن کینسر' ٹاٹا میموریل سینٹر کی ایک شاخ ہے۔ کینسر یعنی سرطان کے علاج، تحقیق اور سرطان سے متعلق تعلیم کے لیے اس ادارے کو قومی سطح پر مرکزی حیثیت حاصل ہے۔

تحقیقی ادارے - زراعت

بھارت میں زراعتی تحقیقات کا آغاز ۱۹۰۵ء میں ہی ہو چکا تھا۔ ۱۹۵۸ء میں انڈین ایگریکلچر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کو یونیورسٹی کا درجہ دیا گیا۔ زرعی شعبے کا فروغ، ساز وسامان سے لیس تجربہ گاہ، مٹی کی سائنس، زرعی سائنس، معاشی نباتات کی سائنس وغیرہ جیسے شعبوں کے ذریعے یونیورسٹی نے اپنے کاموں کا آغاز کیا۔

اس ادارے کے صدر دفتر دہلی میں ایک کتب خانہ بھی ہے جو ملک کا سب سے بڑا زرعی کتب خانہ ہے۔ گیہوں، دالیں، تلہن، سبزیوں وغیرہ پر تحقیق شروع ہو چکی ہے۔ اس ادارے کی سب سے اہم کارکردگی ایک سال میں ایک سے زیادہ فصلیں اُگانے کے طریقوں سے متعلق بنیادی تحقیق کا آغاز ہے۔ اس تحقیق کا سب

سے زیادہ فائدہ کسانوں کو پہنچا۔

اگلے سبق میں ہم خواتین سے متعلق قوانین، خواتین کی خدمات، دیگر کمزور طبقات کے سلسلے میں حکومت کے کردار کا مطالعہ کریں گے۔

مشق

(۱) ذیل میں سے مناسب متبادل چن کر بیان مکمل کیجیے۔

۱۔ 'پرم-۸۰۰۰' نامی سُپر کمپیوٹر بنانے والے سائنس داں ....

(الف) ڈاکٹر وِجے بھٹکر

(ب) ڈاکٹر آر۔ ایچ۔ دَوے

(ج) پی۔ پارتھا سارتھی

(د) مندرجہ بالا میں سے کوئی نہیں

۲۔ ماہنامہ 'جیون شکشن' .... ادارے کے ذریعے شائع کیا جاتا ہے۔

(الف) بال بھارتی

(ب) ودیا پرادھی کرن

(ج) جامعاتی تعلیمی کمیشن

(د) مہاراشٹر راجیہ مادھیامک وَاُچ مادھیامک شکشن منڈل

۳۔ آئی آئی ٹی مندرجہ ذیل شعبے میں تعلیم دینے کے لیے مشہور ہے۔

(الف) زراعت (ب) طب

(ج) ماہرانہ انتظامیہ (د) انجینیرنگ

(۲) دی ہوئی ہدایات کے مطابق سرگرمی مکمل کیجیے۔

۱۔ تعلیمی شعبے میں مندرجہ ذیل اشخاص اور ان کے کارہائے نمایاں سے متعلق جدول مکمل کیجیے۔

اشخاص	کارہائے نمایاں
بھارت کے پہلے وزیر تعلیم	....
....	جامعاتی تعلیمی کمیشن کے صدر
پروفیسر سیّد رؤف	....
....	کوسباڑ منصوبہ

۲۔ انٹرنیٹ کی مدد سے 'نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹرینگ' کے بارے میں معلومات دینے والی جدول بنائیے۔

(۳) مندرجہ ذیل بیانات کی وجوہات کی وضاحت کیجیے۔

۱۔ ضلع ابتدائی تعلیم پروگرام شروع کیا گیا۔

۲۔ NCERT کا قیام عمل میں آیا۔

۳۔ بھارتی زرعی تحقیقی ادارے کے ذریعے کسانوں کو فائدہ پہنچا۔

(۴) نوٹ لکھیے۔

۱۔ اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی

۲۔ کوٹھاری کمیشن

۳۔ بھابھا ایٹومک ریسرچ سینٹر

۴۔ بال بھارتی

(۵) مندرجہ ذیل سوالوں کے مفصل جواب لکھیے۔

۱۔ آپریشن بلیک بورڈ میں شامل سرگرمیاں۔

۲۔ زراعت کے فروغ میں زرعی اسکولوں اور کالجوں کا کردار واضح کیجیے۔

۳۔ ملک میں طبّی شعبے کے فروغ کو مختلف مثالوں کے ساتھ واضح کیجیے۔

۴۔ اپنے اسکول میں منعقد کی جانے والی درسی اور ہم درسی سرگرمیوں کی معلومات لکھیے۔

سرگرمی :

اپنی اسکول میں 'سائنس میلہ' منعقد کیجیے۔ اس کے ذریعے 'مصفائے آب' (پانی کی صفائی) کے بارے میں بیداری پیدا کرنے کے لیے کوشش کیجیے۔

6D9EL8